ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

علل الحدیث میں متن، سند اور تاریخی سیاق کا باہمی تعامل: منتخب نقدی فیصلوں کا تجزیاتی مطالعہ

The Interaction of Text, Chain of Transmission, and Historical Context in 'Ilal al-Hadith: An Analytical Study of Selected Critical Judgments

Dr Waleed Khan
Lecturer, Institute of Arabic & Islamic Studies
GC Woman university Sialkot
Email: waleedkhan764110.wk@gmail.com

Dr. Muhammed Abid Nadeem
Associate Professor, Department of Arabic and Islamic Studies, GC University Lahore
Email: muhammadabid36@hotmail.com
dr.mabidnadeem@gcu.edu.pk

Dr. Mahmood Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
NCBA&E, DHA Campus, Lahore
Email: muftimehmoodahmad3@gmail.com

ABSTRACT
This study investigates the science of ʿilal al-ḥadīth, the discipline concerned with the hidden defects that undermine the authenticity of a report whose outward form appears sound, and analyses the interaction among three analytical axes: the text (matn), the chain of transmission (isnād) and the historical context (siyāq tārīkhī). It begins with a conceptual clarification of the term ʿilla, following the definition of Ibn al-Ṣalāḥ, and surveys the principal works of the genre, from Ibn Abī Ḥātim and al-Dāraquṭnī to Ibn Rajab. The methodological core of the discipline, namely the collation of all routes of a report (jamʿ al-ṭuruq) and the comparison of narrators, is then examined through the statement of ʿAlī b. al-Madīnī preserved by al-Khaṭīb al-Baghdādī. The second half of the article analyses five selected critical judgments: the confusion between ʿAmr b. Dīnār and ʿAbd Allāh b. Dīnār in the ḥadīth on the option of the two parties to a sale; the criticism of Sharīk b. ʿAbd Allāh's account of the Night Journey; the dispute between Ibn ʿUmar and ʿĀ'isha over the ʿumra of Rajab; the conflicting reports on the marriage of Maymūna during iḥrām; and ʿĀ'isha's corrections of Companions' reports as collected by al-Zarkashī. The disagreement between Muslim and al-Bukhārī on narrator contact (liqā' and muʿāṣara) shows how historical knowledge operates within isnād criticism. The study then engages with Goldziher, Schacht, Juynboll, Motzki and Brown, and with the response of al-Aʿẓamī, in order to assess the claim that early critics neglected matn criticism. Following a thesis, evidence, counter-argument and synthesis structure, it argues that ʿilal judgments cannot be reduced to isnād or matn analysis alone, but emerge from an integrated, comparative and historically informed assessment whose indications (qarā'in) are probabilistic rather than mechanical. It concludes by proposing a five-stage framework for contemporary scholarly application and critical practice today.
Keywords: *ʿIlal al-Ḥadīth, Isnād, Matn Criticism, Historical Context, Ḥadīth Criticism*

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

تعارف

علمِ علل الحدیث کو محدثین نے علومِ حدیث کے دقیق ترین ابواب میں شمار کیا ہے، کیونکہ اس میں ایسی روایت کا امتحان مقصود ہوتا ہے جو ظاہری شرائطِ صحت پر پوری اترتی ہوئی معلوم ہو مگر باطن میں کسی مخفی خلل کی حامل ہو۔ ابن خلدون نے بھی علومِ حدیث کو ان علومِ نقلیہ میں شمار کیا ہے جن کی بنیاد سند و روایت کے ضبط پر ہے۔[1] اس علم کی اصل مشکل یہ ہے کہ علت کا ادراک کسی مکانیکی قاعدے سے نہیں بلکہ طرق کے استقصا، رواۃ کے موازنے اور تاریخی قرائن کی مجموعی بصیرت سے ہوتا ہے۔

اس مقالے کا بنیادی مقدمہ (Thesis) یہ ہے کہ علل کے نقدی فیصلے نہ تو محض اسنادی تجزیہ ہیں اور نہ محض متنی نقد، بلکہ سند، متن اور تاریخی سیاق کے باہمی تعامل سے جنم لیتے ہیں، اور ان کے قرائن قطعی کے بجائے ظنی و ترجیحی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اس مقدمے کی توثیق کے لیے مقالہ تقابلی و تجزیاتی طریقہ اختیار کرتا ہے، کلاسیکی ماخذ سے پانچ منتخب نقدی فیصلے پرکھتا ہے اور ان کا تقابل گولڈزیہر، شاخت، جوئن بول، موتسکی اور براؤن جیسے مستشرقین کے نقطۂ نظر اور اعظمی کے جواب سے کرتا ہے۔[2]

مقالہ کی ترتیب یہ ہے: پہلے علت کے مفہوم اور اس فن کی بنیادی کتابوں کا جائزہ؛ پھر منہجِ نقد اور تینوں محوروں کا باہمی رشتہ؛ اس کے بعد منتخب فیصلوں کا تجزیہ؛ پھر جدید تحقیق سے مکالمہ، اعتراض و جواب اور آخر میں ایک منہجی خاکہ اور سفارشات۔

اس موضوع پر سابقہ تحقیق دو سطحوں پر ملتی ہے۔ کلاسیکی سطح پر ابن ابی حاتم، دارقطنی اور ابن رجب کی کتب علل کے نظری و عملی مباحث کا بنیادی ماخذ ہیں،[3] جبکہ جدید سطح پر براؤن اور موتسکی نے متنی نقد اور تاریخ سازی کے سوالات کو نئے زاویے سے اٹھایا ہے۔[4] اس مقالے کا اضافہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں سطحوں کو منتخب نقدی فیصلوں کی روشنی میں ایک ساتھ پرکھتا ہے۔

علت کا مفہوم اور علل کی بنیادی کتابیں

لغوی و اصطلاحی تحدید

لغت میں علت مرض یا سبب کو کہتے ہیں۔ ابن الصلاح کی تعریف کے مطابق حدیث کی اصطلاح میں علت وہ مخفی اور غامض سبب ہے جو حدیث کی صحت میں قدح پیدا کرے، جبکہ حدیث کا ظاہر اس سے سلامت دکھائی دے۔[5] حاکم نے اس باب کی تفصیل میں واضح کیا کہ علتِ حدیث کا تعلق راوی پر جرح سے نہیں بلکہ ان اوجہ سے ہے جن میں ثقہ راوی کو بھی وہم ہو سکتا ہے۔[6] اسی بنا پر ثقہ راویوں کی روایت میں بھی علت تلاش کی جاتی ہے، اور اس کا معیار راوی کی عمومی عدالت نہیں بلکہ مخصوص روایت کی قرائنی جانچ ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ائمہ نے علت کا لفظ بعض اوقات اس کے خاص مفہوم سے وسیع تر معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔ ابن الصلاح نے نشاندہی کی کہ بعض مقامات پر علت ایسے اسباب کو بھی کہا گیا جو حدیث کی صحت کو لازماً مجروح نہیں کرتے، حتیٰ کہ ترمذی نے نسخ کو بھی علت کے ضمن میں ذکر کیا۔[7] اس بنا پر علت کی اصطلاح کو ہر مقام پر ایک ہی معنی میں لینا نصوص کی غلط تعبیر کا باعث بن سکتا ہے، اور ہر ناقد کے استعمال کو اس کے سیاق میں سمجھنا چاہیے۔[8]

---

[1] Ibn Khaldūn, The Muqaddimah: An Introduction to History, trans. Franz Rosenthal, 2nd ed., 3 vols. (Princeton, NJ: Princeton University Press, 1967), vol. 2, chap. 6, section on the science of Ḥadīth.

[2] Ignaz Goldziher, Muhammedanische Studien, vol. 2 (Halle: Max Niemeyer, 1890), passim; M. M. al-Aʿẓamī, Studies in Hadith Methodology and Literature (Indianapolis: American Trust Publications, 1977), passim.

[3] عبد الرحمن بن محمد ابن ابی حاتم، علل الحدیث (بغداد: مکتبۃ المثنی، 1343ھ)، مقدمۃ الکتاب؛ علی بن عمر الدارقطنی، العلل الواردۃ فی الاحادیث النبویۃ، تحقیق محفوظ الرحمن زین اللہ السلفی (ریاض: دار طیبۃ، 1985ء)، مقدمۃ المحقق۔

[4] Jonathan A. C. Brown, “How We Know Early Ḥadīth Critics Did Matn Criticism and Why It’s So Hard to Find,” Islamic Law and Society 15, no. 2 (2008): 143–84; Harald Motzki, “Dating Muslim Traditions: A Survey,” Arabica 52, no. 2 (2005): 204–53.

[5] ابن الصلاح، معرفۃ انواع علم الحدیث (مقدمہ ابن الصلاح)، تحقیق نور الدین عتر (دمشق: دار الفکر، 1986ء)، نوع: معرفۃ المعلل۔

[6] ابو عبد اللہ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، تحقیق السید معظم حسین (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1977ء)، نوع: معرفۃ علل الحدیث۔

[7] ابن الصلاح، معرفۃ انواع علم الحدیث، نوع: معرفۃ المعلل۔

[8] ابن رجب الحنبلی، شرح علل الترمذی، تحقیق ہمام عبد الرحیم سعید (الزرقاء: مکتبۃ المنار، 1987ء)، مقدمۃ الکتاب۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

علت کی اقسام

علتیں مقامِ وقوع کے لحاظ سے تین قسم کی ہو سکتی ہیں۔ اول، سند میں علت، جیسے ارسالِ خفی، مرسل کو موصول بنا دینا، موقوف کو مرفوع کر دینا یا ایک راوی کی جگہ دوسرے کا نام آ جانا؛ دوم، متن میں علت، جیسے ادراج، اضطراب اور ثابت شدہ نصوص یا معلوم تاریخی حقائق سے تعارض؛ سوم، وہ علت جس میں سند اور متن دونوں متاثر ہوں۔ یہ تقسیم تحلیلی ہے، کیونکہ عملاً اکثر علتیں ایک سے زائد محوروں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔[9]

علت کے قرائن

علت کی نشاندہی کرنے والے قرائن میں سب سے نمایاں تفرد ہے، یعنی کسی راوی کا ایسی روایت بیان کرنا جس میں اس کے ہم پایہ ساتھی شریک نہ ہوں۔ دوسرا قرینہ مخالفتِ اوثق ہے، یعنی زیادہ ثقہ یا زیادہ تعداد والے رواۃ کے خلاف روایت کرنا۔ تیسرا قرینہ قلتِ متابعات اور شواہد ہے، اور چوتھا قرینہ راوی کا اپنے مخصوص شیخ کے بارے میں ضبط، جس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا وہ اس شیخ کی احادیث کا ماہر تھا یا نہیں۔[10] یہ قرائن کسی ایک روایت پر مشینی طور پر لاگو نہیں ہوتے، بلکہ ناقد ان کے مجموعے سے ایک ظنی ترجیح قائم کرتا ہے، اور اسی لیے ائمۂ علل کے فیصلے بعض اوقات باہم مختلف ہو جاتے ہیں۔[11]

درج ذیل جدول علل کی روایت کی چند بنیادی کتابوں کا مجموعی خاکہ پیش کرتا ہے۔

کتاب	مصنف	سنِ وفات	امتیازی پہلو
علل الحدیث	ابن ابی حاتم	327ھ	فقہی ابواب پر ترتیب؛ ابو حاتم اور ابو زرعہ کے فیصلے
العلل الواردۃ	الدار قطنی	385ھ	مسانیدِ صحابہ پر ترتیب
معرفۃ علوم الحدیث	الحاکم	405ھ	علل کی اقسام اور اصولی بحث
معرفۃ انواع علم الحدیث	ابن الصلاح	643ھ	معلل کی جامع تعریف
شرح علل الترمذی	ابن رجب	795ھ	علل کے منہج کی تفصیلی شرح

جدول 1: علل الحدیث کی بنیادی کتب (بحوالہ ابن الصلاح و ابن رجب، مصنف کی تدوین)

ابن ابی حاتم کی کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فقہی ابواب کی ترتیب کے ساتھ احادیث پر اپنے والد ابو حاتم اور ابو زرعہ رازی کے فیصلے جمع کیے گئے ہیں، اور ان فیصلوں کا آغاز کتاب الطہارۃ سے ہوتا ہے۔[12] دار قطنی کی کتاب میں ترتیب صحابہ کی مسانید پر ہے، جس سے ایک ہی صحابی کی روایات کے طرق کا مطالعہ آسان ہو جاتا ہے۔[13]

علمِ علل کا تاریخی ارتقا

علل کا علم ابتدا میں ائمۂ نقد کے زبانی احکام کی صورت میں موجود رہا اور بعد میں کتابی شکل اختیار کر گیا۔ ابن رجب نے ترمذی کی علل کی شرح میں شعبہ، یحییٰ بن سعید القطان، عبد الرحمن بن مہدی، احمد بن حنبل اور علی بن المدینی جیسے ائمہ کا ذکر اس فن کے ابتدائی ماہرین کے طور پر کیا ہے۔[14] امام احمد کی کتاب العلل و معرفۃ الرجال میں ان

---

[9] ابن الصلاح، معرفۃ انواع علم الحدیث، نوع: معرفۃ المعلل؛ ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب۔

[10] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب؛ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، نوع: معرفۃ علل الحدیث۔

[11] ابن ابی حاتم، علل الحدیث، مقدمۃ الکتاب۔

[12] ابن ابی حاتم، علل الحدیث، کتاب الطہارۃ۔

[13] الدار قطنی، العلل، مقدمۃ المحقق۔

[14] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

کے اقوال رواۃ اور احادیث دونوں کے بارے میں ملتے ہیں،[15] جبکہ امام مسلم کی کتاب التمییز میں رواۃ کی خطاؤں اور طرق کے مقابلے کی عملی مثالیں موجود ہیں۔[16] ترمذی نے اپنی جامع کے آخر میں علل کا ایک مختصر رسالہ شامل کیا، جس کی شرح ابن رجب نے کی۔[17]

منہجِ نقد اور تینوں محوروں کا باہمی رشتہ

علل کے نقد کا بنیادی اصول جمعِ طرق ہے۔ علی بن المدینی کا قول خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے کہ جب تک ایک باب کے تمام طرق جمع نہ کیے جائیں اس کی خطا واضح نہیں ہوتی۔[18] اس اصول کی وجہ یہ ہے کہ ایک راوی کا تفرد یا مخالفت صرف اس وقت پہچانی جا سکتی ہے جب اس کے ساتھیوں کی روایات سامنے ہوں۔ چنانچہ عملاً ناقد تین کام کرتا ہے: ایک ہی شیخ کے تلامذہ کی روایات کا موازنہ، متن کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر اور اضافے کی نشاندہی، اور راوی کے وطن، رحلات اور سنِ وفات کی روشنی میں اس کے لقاء کے امکان کی جانچ۔

اس منہج میں سند اور متن کا رشتہ یک طرفہ نہیں بلکہ دو طرفہ ہے۔ بعض اوقات سند کی کمزوری متن میں پوشیدہ خلل کی طرف توجہ دلاتی ہے، اور بعض اوقات متن کا اضطراب یا تاریخی تعارض ناقد کو سند کا دوبارہ جائزہ لینے پر آمادہ کرتا ہے۔ شریک کی روایت میں یہی ہوا کہ متن کے بعض اجزا کی ترتیب نے راوی کے ضبط پر سوال اٹھایا۔[19]

اسی عمل کو درج ذیل تصوراتی خاکے میں دکھایا جا سکتا ہے، جس میں تینوں محور ایک دوسرے کی تصدیق یا تردید کرتے ہوئے حکمِ علت تک پہنچتے ہیں۔

جمعِ طرق	←	تحلیلِ سند	←	عرضِ متن	←	تاریخی سیاق ← حکمِ علت

تصویر 1: علل کے نقدی فیصلے میں سند، متن اور سیاق کا تعامل (مصنف کی اپنی تدوین)

تاریخی سیاق اور لقاء و معاصرت کا مسئلہ

تاریخی سیاق کا اولین اظہار رواۃ کی تاریخ، یعنی ولادت، وفات، رحلات اور شیوخ و تلامذہ کی ترتیب کے علم میں ہوتا ہے۔ اس میں سب سے معروف علمی مباحثہ امام مسلم اور امام بخاری و علی بن المدینی کے مابین عنعنہ کی قبولیت کے معیار پر ہے۔ امام مسلم نے اپنے مقدمے میں یہ موقف مدلل کیا ہے کہ اگر دو راویوں کا معاصر ہونا اور ملاقات کا امکان ثابت ہو تو غیر مدلس کی معنعن روایت متصل سمجھی جائے گی، اور اس کے لیے ثبوتِ لقاء کی شرط لگانا درست نہیں۔[20] اس کے برعکس بخاری اور ان کے استاد ابن المدینی کے بارے میں معروف ہے کہ وہ اس باب میں ثبوتِ لقاء کو ضروری سمجھتے ہیں۔[21]

یہ مباحثہ تاریخی سیاق کی علمی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے: دونوں فریق اسی بات پر متفق ہیں کہ سند کا اتصال تاریخی حقائق کی بنیاد پر پرکھا جائے گا، اختلاف صرف اس میں ہے کہ امکانِ لقاء کافی ہے یا ثبوتِ لقاء ضروری۔ یوں سند کا نقد تاریخی علم سے الگ کوئی خالص شکلی عمل نہیں رہتا۔

---

[15] احمد بن حنبل، العلل و معرفۃ الرجال، تحقیق وصی اللہ بن محمد عباس (بیروت: المکتب الاسلامی، 1988ء)، مقدمۃ المحقق۔

[16] مسلم بن الحجاج، کتاب التمییز، تحقیق محمد مصطفی الاعظمی (ریاض: مکتبۃ الکوثر، 1410ھ)، مقدمۃ المحقق۔

[17] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب۔

[18] الخطیب البغدادی، الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، تحقیق محمود الطحان (ریاض: مکتبۃ المعارف، 1983ء)، 2:212۔

[19] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب؛ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، تحقیق محمد فواد عبد الباقی (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س ن)، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ، حدیث 162۔

[20] مسلم، صحیح مسلم، المقدمۃ، باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن۔

[21] ابن الصلاح، معرفۃ انواع علم الحدیث، نوع: معرفۃ المتصل۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ارسالِ خفی کی پہچان بھی تاریخی علم کی محتاج ہے، کیونکہ اس میں راوی بظاہر اپنے شیخ سے روایت کرتا ہے مگر درحقیقت اس نے ان سے سماع نہیں کیا ہوتا۔ ایسی صورت کو پہچاننے کے لیے ناقد کو دیکھنا پڑتا ہے کہ دونوں کے شہر ایک تھے یا نہیں، وفات اور عمر میں کتنا فاصلہ ہے، اور کیا ان کی ملاقات کا کوئی تاریخی ثبوت ہے۔[22] اسی طرح تدلیس کی صورت میں راوی کا ذکر کردہ طریقِ اداء، مثلاً «عن» یا «سمعت»، اس کی روایت کے اتصال کا قرینہ بن جاتا ہے۔[23]

تاریخی سیاق کا ایک وسیع تر اصول ابن خلدون کے ہاں ملتا ہے، جو خبر کی جانچ میں معاشرتی و تاریخی امکان کو معیار بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ناقل کی صداقت کے ساتھ خبر کا واقعات کے طبعی بہاؤ کے مطابق ہونا بھی دیکھا جائے۔[24] اگرچہ ابن خلدون کا مخاطب مؤرخ ہے، مگر یہ اصول محدثین کے اس طریق سے ہم آہنگ ہے جس میں خبر کو معلوم تاریخی واقعات سے ملا کر پرکھا جاتا ہے، جیسا کہ عمرۂ رجب اور نکاحِ میمونہ کی مثالوں میں دیکھا جائے گا۔[25]

منتخب نقدی فیصلوں کا تجزیہ

یعلی بن عبید اور عمرو بن دینار کا وہم

حاکم اور ابن الصلاح نے سند کی علتِ خفی کی مثال کے طور پر یعلی بن عبید کی روایت ذکر کی ہے جس میں انھوں نے سفیان ثوری کے واسطے سے «عمرو بن دینار» کے ذریعے ابن عمر سے حدیث «البیعان بالخیار مالم یتفرقا» بیان کی، حالانکہ درست سند «عبداللہ بن دینار» ہے۔[26] چونکہ دونوں راوی ثقہ ہیں اس لیے سند بظاہر درست تھی، مگر طرق کے موازنے سے وہم ظاہر ہوا۔ اس مثال کی اہمیت یہ ہے کہ یہاں علت سند تک محدود ہے اور متن بخاری و مسلم میں دیگر صحیح اسانید سے ثابت ہے۔[27]

شریک بن عبداللہ اور حدیثِ اسرا

صحیح بخاری میں اسرا و معراج کی ایک روایت شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے طریق سے منقول ہے۔[28] امام مسلم نے اس روایت کو نقل کر کے شریک کے بارے میں یہ تبصرہ کیا کہ انھوں نے اس میں تقدیم و تاخیر کی اور کمی بیشی کی۔[29] اس روایت پر علما کے اعتراضات متن اور تاریخی ترتیب سے متعلق ہیں، مثلاً واقعے کو وحی سے قبل بیان کرنا اور اسے خواب کی حالت پر محمول کرنا، جبکہ دیگر طرق میں واقعہ بعثت کے بعد اور بیداری میں مذکور ہے۔ سورۃ الاسراء میں ارشاد ہے: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى﴾ (پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی)۔[30] یہاں علت کا تعلق راوی کے تفرد، متن کی ترتیب اور تاریخی سیاق، تینوں سے ہے، اور ابن حجر نے فتح الباری میں ان اوجہ کی تفصیل کی ہے۔[31]

---

[22] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب۔

[23] ابن الصلاح، معرفۃ انواع علم الحدیث، نوع: معرفۃ المدلس۔

[24] Ibn Khaldūn, The Muqaddimah: An Introduction to History, trans. Franz Rosenthal, 2nd ed., 3 vols. (Princeton, NJ: Princeton University Press, 1967), vol. 1, Introduction.

[25] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب۔

[26] الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، نوع: معرفۃ علل الحدیث؛ ابن الصلاح، معرفۃ انواع علم الحدیث، نوع: معرفۃ المعلل۔

[27] محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، تحقیق محمد زہیر بن ناصر الناصر (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، کتاب البیوع، باب البیعان بالخیار مالم یتفرقا؛ مسلم، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین۔

[28] البخاری، صحیح البخاری، کتاب التوحید، حدیث 7517۔

[29] مسلم، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ، حدیث 162۔

[30] القرآن الکریم، سورۃ الاسراء 1:17؛ نیز دیکھیے: محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، تحقیق احمد محمد شاکر (بیروت: موسسۃ الرسالۃ، 2000ء)، تفسیر سورۃ الاسراء 1:17۔

[31] ابن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، تحقیق عبدالعزیز بن باز و محمد فواد عبدالباقی (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ)، کتاب التوحید، شرح حدیث 7517۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ابن عمر اور عائشہ: عمرۂ رجب

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کے عمروں میں سے ایک کو رجب میں بیان کیا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تردید کی کہ آپ ﷺ نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا، اور ابن عمر نے اس پر سکوت اختیار کیا۔[32] اس کے مقابل انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ ﷺ کے عمرے ذوالقعدہ میں مذکور ہیں سوائے اس کے جو حج کے ساتھ ہوا۔[33] یہاں علت کا فیصلہ عینی گواہی کے وزن، اور تاریخی سلسلۂ واقعات کی مطابقت سے ہوا، جو اس بات کی مثال ہے کہ متن کا نقد تاریخی معلومات کا محتاج ہو سکتا ہے۔

میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور احرام

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا، جبکہ خود سیدہ میمونہ کی روایت میں ہے کہ یہ نکاح حلال ہونے کی حالت میں ہوا۔[34] جمہور نے صاحبِ واقعہ کی روایت کو ترجیح دی، کیونکہ وہ واقعے کے حالات سے براہِ راست باخبر ہے، اور ابن عباس کی روایت کو وہم یا تاویل پر محمول کیا۔[35] اس مسئلے میں علت کا فیصلہ نہ سند کی کمزوری سے ہوا اور نہ متن کے الفاظ سے، بلکہ اس بات سے کہ کس راوی کے پاس واقعے کا علم زیادہ براہِ راست ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کے استدراکات

زرکشی نے ان روایات کو جمع کیا ہے جن پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعض صحابہ کے بیان کی اصلاح کی۔[36] مثال کے طور پر ابن عمر سے منقول روایت کہ میت کو اہلِ خانہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے، اس پر سیدہ عائشہ نے قرآن کی اس آیت سے استدلال کیا: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ (اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)۔[37] یہاں متن اور قرآنی نص کے ظاہری تعارض کو قرینۂ علت بنایا گیا، مگر بہت سے علما نے روایت کو رد کرنے کے بجائے تاویل کی کہ مراد وہ صورت ہے جس میں میت نے نوحے کی وصیت کی ہو یا یہ اس کا طریقہ رہا ہو، جیسا کہ بخاری کے باب کے عنوان سے بھی ظاہر ہے۔[38]

ان پانچ مثالوں سے ایک مشترک نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ناقد نے ہر مقام پر ایک ہی قرینے پر انحصار نہیں کیا۔ یعلی کی مثال میں طرق کا موازنہ فیصلہ کن رہا، شریک کی مثال میں تفرد کے ساتھ تاریخی ترتیب اہم رہی، عمرۂ رجب میں عینی گواہی کا وزن مرکزی رہا، میمونہ کے نکاح میں صاحبِ واقعہ کی خبر کو ترجیح ملی، اور عائشہ کے استدراک میں نصِ قرآنی سے مطابقت قرینہ بنی۔[39] یوں علل کا ہر فیصلہ ایک مجموعی بصیرت کا نتیجہ ہے جس میں مختلف محور مختلف اوزان کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

مذکورہ پانچ مثالوں کا تقابلی خاکہ درج ذیل جدول میں ملاحظہ کیجیے۔

مثال	محورِ علت	بنیادی قرینہ	نتیجہ
یعلی بن عبید	سند	طرق کا موازنہ	سند میں وہم، متن دیگر طرق سے ثابت

---

[32] مسلم، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ، حدیث 1255؛ البخاری، صحیح البخاری، کتاب العمرۃ، باب کم اعتمر النبی ﷺ۔

[33] البخاری، صحیح البخاری، کتاب العمرۃ، باب کم اعتمر النبی ﷺ۔

[34] البخاری، صحیح البخاری، کتاب جزاء الصید، باب تزویج المحرم؛ مسلم، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم وکراہۃ خطبتہ، احادیث 1409–1411۔

[35] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب۔

[36] بدر الدین الزرکشی، الاجابۃ لایراد ما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابۃ، تحقیق سعید الافغانی (بیروت: المکتب الاسلامی، 1970ء)، مقدمۃ المحقق۔

[37] القرآن الکریم، سورۃ الانعام 6:164؛ نیز دیکھیے: الطبری، جامع البیان، تفسیر سورۃ الانعام 6:164؛ البخاری، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببعض بکاء اہلہ علیہ۔

[38] البخاری، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببعض بکاء اہلہ علیہ۔

[39] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

مثال	محورِ علت	بنیادی قرینہ	نتیجہ
شریک بن عبداللہ	سند، متن، سیاق	تفرد اور تاریخی ترتیب	بعض زیادات پر نقد
عمرۂ رجب	متن اور سیاق	عینی گواہی	ابن عمر کے بیان پر عائشہ کی تردید
نکاحِ میمونہ	متن	صاحبِ واقعہ کا علم	جمہور کے نزدیک روایتِ میمونہ کو ترجیح
استدراکِ عائشہ	متن اور نصِ قرآنی	قرآن سے تعارض	تاویل یا ترجیح

جدول 2: منتخب نقدی فیصلوں کا تقابلی جائزہ (مصنف کی اپنی تدوین)

جدید تحقیق سے مکالمہ: متنی نقد کی بحث

مستشرقین کے ایک بڑے حلقے کا موقف یہ رہا ہے کہ محدثین کا نقد بنیادی طور پر اسناد تک محدود تھا اور متن کی نقادانہ جانچ کو وہ نظر انداز کرتے رہے۔ گولڈزیہر نے احادیث کو بعد کے سیاسی و فقہی رجحانات کا عکس قرار دیا،[40] شاخت نے یہ دعویٰ کیا کہ اسانید کو ماضی کی طرف پھیلایا گیا،[41] اور جوئن بول نے راویوں کے مشترک مدار (common link) کی بنیاد پر روایات کی تاریخ سازی کی کوشش کی۔[42]

اس کے جواب میں اعظمی نے شاخت کے نظریے پر تفصیلی تنقید کی اور کتابتِ حدیث کے قدیم شواہد پیش کیے،[43] جبکہ موتسکی نے اسناد اور متون کے بیک وقت تجزیے (isnad-cum-matn analysis) کا طریقہ اختیار کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ احادیث کی تاریخ سازی نسبتاً قدیم دور تک ممکن ہے۔[44] براؤن نے اس سوال پر خصوصی مقالہ لکھا کہ ابتدائی ناقدین نے متنی نقد کیا تھا اور اس کا سراغ مشکل کیوں ہے، اور اس کا استدلال یہ ہے کہ ایسا نقد موجود تھا مگر اکثر اسنادی اصطلاحات کے پیرائے میں ظاہر ہوتا ہے۔[45]

ان نظریات کی بنیادی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اسانید کی موجودگی روایت کی تاریخی صحت کی ضمانت نہیں، کیونکہ اسناد خود گھڑی جا سکتی ہیں۔ اسی نکتے کو اعظمی نے اس دلیل سے چیلنج کیا کہ محدثین نے رواۃ کی جانچ کا ایک وسیع علمی نظام قائم کیا جس میں جرح و تعدیل، تاریخِ رواۃ اور علل شامل تھے، اور یہ نظام بذاتِ خود وضع و تلبیس کی روک تھام کے لیے تھا۔[46] اس بنا پر علل کا علم نہ صرف ناقدین کا ایک عملی ہتھیار ہے بلکہ مستشرقانہ دعووں کا علمی جواب دینے کے لیے بھی ایک اہم میدان ہے۔

موتسکی کا منہج اس لحاظ سے اہم ہے کہ وہ نہ تو تمام روایات کو بلا تحقیق قبول کرتا ہے اور نہ سب کو مشکوک قرار دیتا ہے، بلکہ مختلف طرق کے متون کا تقابل کر کے یہ دیکھتا ہے کہ کون سے الفاظ کس مدار تک پہنچتے ہیں۔ یہ طریقہ کئی لحاظ سے علل کے جمعِ طرق کے عمل سے مشابہ ہے، اگرچہ اس کا مقصد روایت کی تاریخ سازی ہے جبکہ محدث کا مقصد روایت کی صحت کا فیصلہ ہے۔[47]

ان آراء کا تجزیہ بتاتا ہے کہ تینوں محوروں کا تعامل جو اس مقالے کی بنیادی دلیل ہے، دراصل متنی نقد کی موجودگی کا ثبوت بھی ہے، کیونکہ یہی تعامل وہ مقام ہے جہاں متن، سند اور تاریخ ایک دوسرے کو جانچتے ہیں۔ مذکورہ مثالوں میں شریک کی روایت اور عمرۂ رجب کا فیصلہ صراحتاً متن اور تاریخی سیاق کے تعارض پر قائم ہے۔

---

[40] Goldziher, Muhammedanische Studien, passim.
[41] Joseph Schacht, The Origins of Muhammadan Jurisprudence (Oxford: Clarendon Press, 1950), passim.
[42] G. H. A. Juynboll, Muslim Tradition: Studies in Chronology, Provenance and Authorship of Early Ḥadīth (Cambridge: Cambridge University Press, 1983), passim.
[43] M. M. al-Aʿẓamī, On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence (Riyadh: King Saud University, 1985), passim؛ al-Aʿẓamī, Studies in Hadith Methodology, passim.
[44] Motzki, "Dating Muslim Traditions," 204–53.
[45] Brown, "Early Ḥadīth Critics," 143–84؛ Jonathan A. C. Brown, Hadith: Muhammad's Legacy in the Medieval and Modern World (Oxford: Oneworld, 2009), passim.
[46] al-Aʿẓamī, Studies in Hadith Methodology, passim؛ Brown, Hadith, passim.
[47] Motzki, "Dating Muslim Traditions," 204–53؛ الخطیب، الجامع، 2:212

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

عصری اطلاق کے لیے منہجی خاکہ

سابقہ مباحث کی روشنی میں علل کے معاصر اطلاق کے لیے پانچ مراحل پر مشتمل ایک خاکہ مرتب کیا جاسکتا ہے۔ پہلا مرحلہ جمعِ طرق ہے، جس میں ایک روایت کے تمام قابلِ حصول طرق جمع کیے جاتے ہیں۔[48] دوسرا مرحلہ مدار اور تفرد کی نشاندہی ہے۔ تیسرا مرحلہ سند کا تجزیہ ہے جس میں رواۃ کا موازنہ، اتصال اور تدلیس وار سال کے امکانات جانچے جاتے ہیں۔ چوتھا مرحلہ تاریخی تطبیق ہے، جس میں وفات، رحلات اور لقاء کی روشنی میں سند اور واقعات کے زمانی تسلسل کو دیکھا جاتا ہے۔ پانچواں مرحلہ عرضِ متن ہے، یعنی قرآن، دیگر ثابت روایات اور معلوم تاریخی حقائق سے متن کا موازنہ، اور اس کے بعد ہی حکمِ علت دیا جاتا ہے۔

اس خاکے کا اطلاق یعلی بن عبید کی مثال پر یوں ہوگا: پہلے مرحلے میں «البیعان بالخیار» کے تمام طرق جمع کیے جاتے ہیں؛ دوسرے مرحلے میں معلوم ہوتا ہے کہ ثوری سے «عمرو بن دینار» کی نسبت صرف یعلی کے طریق میں ہے؛ تیسرے مرحلے میں ثوری کے دیگر تلامذہ کی روایت سے موازنہ کرکے «عبداللہ بن دینار» کی درست سند ثابت ہوتی ہے؛ چوتھے مرحلے میں دونوں رواۃ کے تاریخی مقام پر غور کرکے خلط کی وجہ سمجھی جاتی ہے؛ اور پانچویں مرحلے میں دیکھا جاتا ہے کہ متن دیگر صحیح اسانید سے ثابت ہے، لہٰذا علت صرف سند تک محدود قرار پاتی ہے۔[49]

اس منہج پر ایک اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ علل کے فیصلے ذاتی ذوق پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کا کوئی معیار نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان فیصلوں میں مستقل قرائن کارفرما ہوتے ہیں، جیسے تفرد، مخالفتِ اوثق، اور واقعاتی تعارض، اور ابن رجب نے ائمۂ علل کے مناہج میں ان قرائن کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔[50] اگرچہ ان قرائن کے وزن میں اجتہادی فرق ممکن ہے، مگر یہ اجتہاد بے ضابطہ نہیں بلکہ طرق کے استقصا کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس منہج کی کچھ حدود کا اعتراف بھی ضروری ہے۔ علل کی کتب بعد کے ادوار میں مدوّن ہوئیں اور ان میں مذکور ائمہ کے اقوال سند اور نقل کے مراحل سے گزر کر ہم تک پہنچے ہیں، اس لیے ان کے نصوص کی توثیق کے لیے مخطوطات اور محقق ایڈیشنز کی مراجعت لازمی ہے۔[51] مزید یہ کہ ائمہ کا کسی روایت پر حکم اس وقت کے دستیاب طرق پر مبنی تھا، اور جدید تحقیق میں نئے مخطوطات کی دریافت سے ان فیصلوں کی توثیق یا تعدیل ممکن ہے۔

ترکیبی نتیجہ یہ ہے کہ علل کے نقدی فیصلے سند، متن اور سیاق کے مجموعی ملاحظے سے برآمد ہوتے ہیں، اور کسی ایک محور کو دوسرے پر کلی طور پر مقدم کرنا علمی اعتبار سے ناکافی ہے۔ مختلف مثالیں بتاتی ہیں کہ کبھی علت سند تک محدود رہتی ہے، کبھی متن اور تاریخ کے تعارض سے ظاہر ہوتی ہے، اور کبھی راوی کے علمی مرتبے یعنی صاحبِ واقعہ ہونے سے متعین ہوتی ہے۔

عملی سطح پر تین سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔ اول، جامعات کے شعبۂ علومِ اسلامیہ میں علل کو محض نظری ذکر کے بجائے عملی مشق کے طور پر پڑھایا جائے اور ہر طالب علم سے طرق جمع کرکے ایک روایت کا تجزیہ کروایا جائے۔ دوم، علل کی کتب کے محقق ایڈیشنز کے مخطوطاتی پہلو پر مزید تحقیق کی جائے تاکہ نصوص کی توثیق بہتر ہو۔ سوم، جدید تحقیق میں متنی نقد کی بحث کو یک طرفہ رد یا قبول کرنے کے بجائے کلاسیکی نصوص کی روشنی میں دلیل کے ساتھ پرکھا جائے۔

خلاصہ بحث

زیرِ نظر مقالے میں علل الحدیث کو سند، متن اور تاریخی سیاق کے باہمی تعامل کے تناظر میں پرکھا گیا۔ اول، علت کی اصطلاحی تعریف اور اس فن کی بنیادی کتابوں کا جائزہ لیا گیا۔ دوم، جمعِ طرق کو منہجِ نقد کا مرکز ثابت کیا گیا۔ سوم، یعلی بن عبید، شریک بن عبداللہ، عمرۂ رجب، نکاحِ میمونہ اور عائشہ کے استدراکات کی روشنی میں دکھایا گیا کہ علت کا فیصلہ مختلف محوروں کے امتزاج سے ہوتا ہے۔ چہارم، جدید مغربی تحقیق اور اعظمی کے جواب کا تقابل کرکے واضح کیا گیا کہ متنی نقد کی موجودگی پر بحث ابھی جاری ہے۔ آخر میں پانچ مراحل پر مشتمل ایک منہجی خاکہ پیش کیا گیا۔

کتابیات (Bibliography)

ابن ابی حاتم، عبدالرحمن بن محمد۔ علل الحدیث۔ بغداد: مکتبۃ المثنی، 1343ھ۔

ابن الصلاح۔ معرفۃ انواع علم الحدیث (مقدمہ ابن الصلاح)۔ تحقیق نور الدین عتر۔ دمشق: دار الفکر، 1986ء۔

---

[48] الخطیب، الجامع، 2:212۔

[49] الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، نوع: معرفۃ علل الحدیث؛ ابن الصلاح، معرفۃ انواع علم الحدیث، نوع: معرفۃ المعلل۔

[50] ابن رجب، شرح علل الترمذی، مقدمۃ الکتاب۔

[51] ابن ابی حاتم، علل الحدیث، مقدمۃ الکتاب؛ الدار قطنی، العلل، مقدمۃ المحقق۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ابن حجر العسقلانی۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ تحقیق عبد العزیز بن باز و محمد فواد عبد الباقی۔ بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ۔
احمد بن حنبل۔ العلل و معرفۃ الرجال۔ تحقیق وصی اللہ بن محمد عباس۔ بیروت: المکتب الاسلامی، 1988ء۔
ابن رجب الحنبلی۔ شرح علل الترمذی۔ تحقیق ہمام عبد الرحیم سعید۔ الزرقاء: مکتبۃ المنار، 1987ء۔
البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ تحقیق محمد زہیر بن ناصر الناصر۔ بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔
الحاکم، ابو عبد اللہ۔ معرفۃ علوم الحدیث۔ تحقیق السید معظم حسین۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1977ء۔
الخطیب البغدادی۔ الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع۔ تحقیق محمود الطحان۔ ریاض: مکتبۃ المعارف، 1983ء۔
الدار قطنی، علی بن عمر۔ العلل الواردۃ فی الاحادیث النبویۃ۔ تحقیق محفوظ الرحمن زین اللہ السلفی۔ ریاض: دار طیبۃ، 1985ء۔
الزرکشی، بدر الدین۔ الاجابۃ لایراد ما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابۃ۔ تحقیق سعید الافغانی۔ بیروت: المکتب الاسلامی، 1970ء۔
الطبری، محمد بن جریر۔ جامع البیان عن تاویل آی القرآن۔ تحقیق احمد محمد شاکر۔ بیروت: موسسۃ الرسالۃ، 2000ء۔
مسلم بن الحجاج۔ کتاب التمییز۔ تحقیق محمد مصطفی الاعظمی۔ ریاض: مکتبۃ الکوثر، 1410ھ۔
مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم۔ تحقیق محمد فواد عبد الباقی۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، س ن۔
القرآن الکریم۔

(English Sources)

al-Aʿẓamī, M. M. On Schacht's Origins of Muhammadan Jurisprudence. Riyadh: King Saud University, 1985.
al-Aʿẓamī, M. M. Studies in Hadith Methodology and Literature. Indianapolis: American Trust Publications, 1977.
Brown, Jonathan A. C. Hadith: Muhammad's Legacy in the Medieval and Modern World. Oxford: Oneworld, 2009.
Brown, Jonathan A. C. "How We Know Early Ḥadīth Critics Did Matn Criticism and Why It's So Hard to Find." Islamic Law and Society 15, no. 2 (2008): 143–84.
Goldziher, Ignaz. Muhammedanische Studien. Vol. 2. Halle: Max Niemeyer, 1890.
Ibn Khaldūn. The Muqaddimah: An Introduction to History. Translated by Franz Rosenthal. 2nd ed. 3 vols. Princeton, NJ: Princeton University Press, 1967.
Juynboll, G. H. A. Muslim Tradition: Studies in Chronology, Provenance and Authorship of Early Ḥadīth. Cambridge: Cambridge University Press, 1983.
Motzki, Harald. "Dating Muslim Traditions: A Survey." Arabica 52, no. 2 (2005): 204–53.
Schacht, Joseph. The Origins of Muhammadan Jurisprudence. Oxford: Clarendon Press, 1950.